تو صاحبِ منزل ہے کہ بھٹکا ہوا راہی؟
احمدی دوستوں کے لیے دعوتِ فکر

تحریر: ارشد سراج الدین

احمدی دوستو!

آپ کا تعلق ایک ایسی جماعت سے ہے جو حقیقی دین اسلام پر قائم ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ آپ یقیناً اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور اپنی جماعت کی ترقی کے لئے اپنی محدود آمدنی کے باوجود مالی طور پر ساری زندگی قربانی دیتے رہتے ہیں۔ آپ ذوق وشوق سے اپنے مربّی حضرات کی باتیں سنتے ہیں۔ آپ دینی عقیدت کے جذبے سے اپنے خلیفہ صاحب کی ہر بات مانتے ہیں کیونکہ یہ بات آپ کے دل میں جاگزیں کر دی گئی ہے کہ آپ کے خلیفہ خدا کا انتخاب ہیں۔ آپ جب اپنے اردگرد نظر ڈالتے ہیں تو عام مسلمانوں کی تباہ حالی اور زوال میں آپکو اپنی جماعت کا منظّم ماحول اور بھی دلکش دکھائی دیتا ہے۔ دہشت گردی اور فرقہ واریت کے واقعات کا سہارا لے کر آپ کو بتایا جاتا ہے کہ حقیقی اسلام صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہے جو پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اور بہت جلد یہ دنیا مسیح موعود اور مہدیٔ زماں کو پہچان لے گی اور حقیقی اسلام یعنی احمدیت کو قبول کر لے گی۔ آپ کو یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ "جاہل ملا" محض اپنی تنگ نظری اور ذاتی مفادات کی وجہ سے عوام الناس میں احمدیت کا غلط تعارف کراتا ہے۔ وہ مرزا صاحب کی کتابوں کے غلط اور سیاق وسباق سے کاٹ کر حوالے دیتا ہے اور یوں عوام کو گمراہ کرتا ہے۔ یہ "مولوی" معاشرے میں نفرت پھیلاتے ہیں جبکہ جماعت احمدیہ Love for all and hatred for none جیسے اصول کا پرچار کرتی ہے۔ آپ کو یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ پر جو دنیا میں مشکلات آتی ہیں اور احمدی افراد کا جو سماجی بائیکاٹ کیا جاتا ہے وہ جماعت کی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ ہر دور میں اہلِ حق کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔

یہ سب کچھ آپ کو اپنے اطمینان کے لئے کافی دکھائی دیتا ہے اور آپ اپنے آپ کو ایک سچی جماعت کا فرد سمجھتے ہیں اور کسی تحقیق وتفتیش کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

لیکن کیا آپ واقعی مطمئن ہیں؟

کیا جماعت احمدیہ کا نظام جو انسانوں کو معاشرتی اور نفسیاتی طور پر کنٹرول کرنے کے جدید ترین نسخوں اور ترکیبوں پر مبنی ہے، آپ کے ذہن میں چند سوالات کو جنم نہیں دیتا؟

کیا پوری امت مسلمہ کا جماعت احمدیہ کے متعلق موقف اور اتنا بڑا اجماع (Consensus) محض تنگ نظری اور تعصب ہے؟

کیا آپ نے ملت اسلامیہ کا موقف جاننے کی دیانتدارانہ کوشش کی ہے؟

یا کیا آپ اس لئے احمدی ہیں کہ آپ کے دادا یا پردادا نے مرزا صاحب کی بیعت کر لی تھی اور بس؟

کیا آپ اپنے دل کے اضطراب اور شک کو زبان پر لانے سے اس لئے خوفزدہ ہیں کہ آپ کو جماعت سے خارج کر دیا جائیگا؟

کیا ایمان جیسی اعلیٰ وارفع قلبی کیفیت کی بنیاد خوف اور نفرت پر رکھی جا سکتی ہے؟

احمدی دوستو!

اگر آپ اپنے خالق ومالک پر یقین رکھتے ہیں اور اس بات کو سچ مانتے ہیں کہ آپ بہت جلد اسے ملنے والے ہیں تو آپ سچائی کی دیوانہ

وارتلاش اور سچ اور جھوٹ میں فرق کے لیے گہری تحقیق اور چھان پھٹک سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ آپ اطمینان کا ایک مصنوعی خول چڑھا کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ جماعت احمدیہ سے باہر تمام علماء محض مفاد پرست اور جھوٹے ہیں اور ہم ان کی کوئی بات نہیں سنیں گے اور جماعتِ احمدیہ کی قیادت کی اندھی تقلید میں اپنی قیمتی زندگی گزار دیں گے۔ یاد رکھیے سچائی انفرادی کیریئر اور سماجی رشتوں سے زیادہ اہم ہے۔

آپ کا یہ کہنا کہ ''بس جی! ہم میں اور غیر احمدی مسلمانوں میں کوئی خاص فرق نہیں، ہم بھی کلمہ پڑھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں'' آپ کی معصومیت بھی ہو سکتی ہے لیکن جن لوگوں نے یہ معصومیت آپکو سکھائی ہے وہ نہیں چاہتے کہ آپ خود تحقیق کرنا شروع کر دیں، وہ نہیں چاہتے کہ آپ سچائی کی تلاش کے سفر پر نکلیں۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ آپ مذہبی عقیدت کے نشے میں چور رہیں تا کہ کبھی اصلی اور جعلی میں امتیاز کرنے کی صلاحیت پیدا نہ کر سکیں۔

انٹرنیٹ پر جو لوگ سنجیدگی اور دیانتداری سے احمدیت کا تجزیہ کرتے ہیں، آپکو اس طرح کی ویب سائٹس سے دور رہنے کا کہا جاتا ہے۔ جو لوگ احمدیت چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہیں، ان کے خلاف پراپیگنڈا کر کے انہیں آپ کی نظروں میں گرانے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ احمدی عقائد اور جماعت کے نظام پر ان کی ریسرچ آپ کے علم میں نہ آسکے۔

قارئین کرام! دنیا کی اس منڈی میں ہر اصلی چیز کے مقابلہ میں جعلی اور نمبر دو چیز موجود ہے۔ جعلی چیز اپنے رنگ و روغن اور پیکنگ سے اصل کے عین مطابق دکھائی دیتی ہے بلکہ بعض اوقات تو اپنی چمک دمک میں اصل سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ اگر ہم نمک اور ہلدی خریدتے وقت تو پوری چھان بین کریں کہ خالص اشیاء کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں اور اپنے عقائد و افکار کے معاملے میں اپنے ذہن کو بند کر لیں اور اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور سچ اور جھوٹ میں فرق جاننے کے لئے نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ منظم جدوجہد نہ کریں تو یقیناً یہ منافقت کا راستہ ہوگا۔ اگر ہم سچائی اور حقیقت کو اپنی زندگی کی اساس بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے قلب و ذہن کی تمام توانائیوں کو سچ جاننے کے لئے وقف کر دینا چاہئے اور اس سلسلہ میں ہر طرح کے ایثار و قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

احمدی خواتین و حضرات! آپ کو چاہئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی ''تمام'' کتابیں آپ خود پڑھیں صرف سلیکٹڈ سٹڈی نہیں۔ ان میں موجود تضادات (Contradictions) کو نوٹ کریں۔ اس عہد کی تاریخ کا مطالعہ کریں اور ان علماء و مفکرین کا مطالعہ کریں جنہوں نے مرزا صاحب کی تصانیف اور احمدیت کا گہرائی اور بصیرت کے ساتھ مطالعہ کیا ہے جیسے پروفیسر الیاس برنیؒ، مولانا ابوالحسن ندویؒ، ڈاکٹر علامہ اقبالؒ، مولانا منظور نعمانیؒ، ڈاکٹر غلام برق جیلانی برقؒ، پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ، مولانا یوسف لدھیانویؒ۔ انٹرنیٹ پر احمدیت کی آفیشل ویب سائٹ www.alislam.org کو ضرور دیکھیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسری ویب سائٹس پر موجود کتابوں، مضامین اور مباحث کا بھی غور سے مطالعہ کریں جیسے

www.ahmedi.org

thecult.info/blog

www.endofprophethood.com

www.khatmenubuwwat.org

www.irshad.org

www.youtube.com/user/akshaikhlover1

آپ کو سچائی تک پہنچنے کے لئے بنیادی مسئلے پر تحقیق کرنا ہوگی اور بنیادی بات ہے مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی، ان کی شخصیت اور ان

کے دعاوی (Claims)۔ آپ کو غیر جانبداری سے ان کی شخصیت اور ان کے بتدریج (gradual) کیے جانے والے دعووں کا مطالعہ کرنا ہو گا۔ جس ماحول میں آپ پلے بڑھے ہیں اس نے مرزا صاحب کی ایک خاص تصویر آپ کے ذہن میں بنا دی ہے لیکن ایک ہے مرزا صاحب کا وہ امیج (Image) جو معاشرتی عمل (Socialization) کے نتیجے میں آپ کے ذہن میں ہے اور ایک ہیں وہ حقیقی مرزا صاحب جو انیسویں صدی کے قادیان میں پیدا ہوئے اور 1908ء میں لاہور میں فوت ہوئے۔ آپ کے ذہنی تصور کے مرزا صاحب اور حقیقی مرزا صاحب میں فرق ہو سکتا ہے۔ آپ کو حقیقی مرزا صاحب تک پہنچنے کے لیے ان تمام کتابوں (صرف چند پمفلٹس نہیں) کا بغور اور خدا خوفی کے ساتھ مطالعہ کرنا ہو گا اور جماعت احمدیہ کے نظام پر غور کرنا ہو گا جس پر مرزا صاحب کے خاندان کا راج ہے۔

آپ کو ان احمدی خواتین و حضرات کے بارے میں جاننا چاہیئے جنھوں نے پوری تحقیق کے بعد بالآخر احمدیت سے توبہ کر لی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ قیّم کو اختیار کر لیا۔ مثلاً ملک محمد جعفر خان، سیف الحق (جرمنی)، رفیق احمد باجوہ، محترمہ بشریٰ باجوہ، شیخ راحیل احمدؒ، اکبر چوہدری، شاہد کمال احمد، زیڈ اے سلہری، عرفان محمود برق (لاہور) اور طاہر منصور (اسلام آباد) وغیرہ۔

یقیناً تحقیق اور سچائی کی جستجو کا یہ راستہ آپ کے لیے مشکلات لا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے آپ کے سوالات کا مذاق اڑایا جائے یا پھر آپ پر شک کیا جائے، آپکو دھمکیاں دی جائیں اور پھر آپکو جماعت سے ہی خارج کر دیا جائے۔ لیکن یاد رکھیۓ سچائی اور ہدایت اتنی کم مایہ چیز نہیں کہ تھوڑے سے سماجی دباؤ میں آ کر کوئی اس سے دستبردار ہو جائے۔ علم اور تحقیق کی روشنی سے ڈرنا بزدلوں کا شیوہ ہے۔

بظاہر احمدی اور غیر احمدی ایک ہی کلمہ پڑھتے ہیں لیکن درحقیقت ان کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک اگر دن ہے تو دوسرا رات ہے۔ ان دونوں گروہوں میں سے صرف ایک ہی سچائی پر ہے اور دوسرا لازماً گمراہی پر ہے۔ احمدی دوستو! آپ ان اختلافات کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ آپ کو اخلاص کے ساتھ تحقیق کرنا ہو گی۔ آپ اپنے آپ کو صرف MTA کے پروگراموں، اپنے جلسوں اور کتابچوں کے مطالعے تک ہی محدود نہیں کر سکتے۔ آپ کو بتایا جاتا ہے کہ احمدیت کے خلاف طوفان محض چند فرقہ پرست مولویوں نے اٹھا رکھا ہے۔ آپ کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ اگرچہ علماء پر تنگ نظری کا الزام لگایا جاتا رہا ہے تاہم تاریخ گواہ ہے کہ صوفیاء اور درویش اس الزام سے ہمیشہ بری رہے ہیں۔ اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام نے ہمیشہ اخلاق، رواداری اور محبت سے لوگوں کے دل جیتے۔ سچائی کے ایک متلاشی کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ احمدیت کے متعلق صوفیائے کرام نے کیا ردِعمل ظاہر کیا؟ اور وہ اس جماعت کے عقائد اور طرزِ عمل کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

ہم دیکھتے ہیں کہ صوفیائے کرام کے تمام سلاسل اور خانقاہوں کا احمدیت کے متعلق موقف بڑا واضح رہا ہے۔ وہ اپنے تمام اخلاق اور رواداری کے باوجود احمدیت کو دائرہ اسلام سے باہر سمجھتی ہیں بلکہ احمدی مذہب پر علمی تنقید کا آغاز گولڑہ شریف کے ایک چشتی بزرگ نے ہی کیا تھا۔ اسی طرح وہ مفکرین اور محققین جو نہ صرف اسلام پر گہری نظر رکھتے تھے بلکہ فلسفہ تاریخ اور انسانی علوم (Humanities) کے بھی ماہر تھے جیسے علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، پرفیسر غلام جیلانی برق اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی اور ان کے علاوہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججز اور وکلاء اور پھر ملائیشیا اور انڈونیشیا سے لیکر مراکش اور جنوبی افریقہ تک پوری امت مسلمہ۔۔۔۔۔۔ کیا یہ سب لوگ متعصب اور تنگ نظر ہیں اور مل کر کوئی سازش کر رہے ہیں؟

آپ انیسویں صدی کے پنجاب کے ایک گاؤں قادیان میں نہیں بلکہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس عہد میں موجود ہیں جہاں ہر چار گھنٹے میں علم دوگنا ہو جاتا ہے۔ آپ کو دوسرے لوگوں کی بات بھی سننا ہو گی۔ امتِ مسلمہ کے اہل علم، اہل دانش، اور اہل درد۔۔۔۔ اگر یہ سب احمدیت کو گمراہی سمجھتے ہیں تو آپ کو محض چند لوگوں کی باتوں سے مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے۔ ایسا اطمینان خود کو دھوکہ اور فریب دینے کے مترادف ہو گا۔

بھول بھلیوں میں ڈالنے والے راستوں سے بچیے اور اسلام کی مرکزی شاہراہ پر واپس آ جائیے۔ وہ شاہراہ جس پر نبی آخر الزمان صلی اللہ

کھولیں اور کھلی ہوا میں سانس لیں۔ سچا دین وہی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور اس دین کی تکمیل کا اعلان خالق کائنات نے کر دیا۔ اب کسی شخص کے الہام اس دین میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے ۔ دین کی ان سیدھی تعلیمات کے مقابلہ میں ہر منطقی الجھاؤ محض مغالطہ (fallacy) ہے۔ ہمیں یہ بات نہیں بھولنا چاہئے کہ جہاں مجدّدین اور مصلحین آتے رہے ہیں وہیں کاذب اور جھوٹے دکانداروں کا سلسلہ بھی چلتا آرہا ہے اور یہ جھوٹے لوگ اپنے پیروکاروں کی اچھی خاصی جماعت بھی بناتے رہے ہیں۔ مستند (authentic) اور سچے دین کی پیروی ہی میں نجات ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے پیغمبر ہیں۔ ہم براہ راست ان کے امتی ہیں۔ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے اب ایسے منصب پر فائز ہو گیا ہوں کہ لوگوں کو اب میری اطاعت کرنا ہوگی، میری شخصیت بھی تسلیم کرنا ہوگی وہ دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے مسیلمہ کذّاب بھی کلمہ پڑھتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بھی مانتا تھا لیکن خود بھی نبوت کا دعویدار تھا اسی لیے ملت اسلامیہ سے خارج ہوا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف جہاد کیا۔

احمدی خواتین وحضرات!

آپ کو کسی مشین کا کوئی پرزہ نہیں بننا چاہئے جس میں ایک سافٹ ویئر ڈال دیا گیا ہو۔ آپ اپنے پوٹینشل کے اعتبار سے ایک باشعور اور صاحب بصیرت انسان ہیں لیکن اس پوٹینشل کو ایکچولائز (actulize) کرنے کے لیے آپ کو ہمت اور کوشش کرنا ہوگی۔ اپنی زندگی کے کسی حصے میں یہ بات آپ پر کھل جائے گی کہ آپ ایک ایسے قلعے میں بند ہیں جہاں آزاد فضا میں جانے والے ہر راستے کو خاردار تاروں اور کھائیوں سے بھر دیا گیا ہے ۔ یہ آپ کو باہر جانے سے روکتی ہیں ۔ لیکن ان خاردار تاروں سے زیادہ خطرناک آپکے ذہن کی وہ پروگرامنگ (programming) ہے جو باہر کے ہر خوبصورت منظر کو آپکی نظروں کے لئے بھیانک اور قلعے کے عین اندر موجود تعفن اور گھٹن کو آپ کے لیے خوبصورت بنا دیتی ہے اور یوں آپ اپنی مرضی سے خود کو ایک ایسے نظام کے حوالے کر دیتے ہیں جسکی بنیاد جبر اور دھوکے پر ہے اور جو آپکا روحانی استحصال بھی کرتا ہے اور معاشی بھی۔

انسانی گروہوں کے ساتھ بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ان کے قلب ونظر غلامی اور جبر کے اتنے خوگر ہو جاتے ہیں کہ وہ اسی کو اپنی نجات اور آزادی کا راستہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کو آزادی کے عنوان پر غلام بنالیا جاتا ہے، محبت کے عنوان پر دلوں میں نفرت پیدا کی جاتی ہے، اسلام کے عنوان پر کفر کو فروغ دیا جاتا ہے اور ختم نبوت کے عنوان پر نبوت کو جاری کر دیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ سچائی کے ساتھ ایک مذاق اور انسانیت کے ساتھ ایک دھوکہ ہے۔ اخلاص، شعور اور دیانتداری پر مبنی تحقیق اور دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی دعا ہی جھوٹ اور جبر کے سیاہ بادلوں تلے چھپے ہوئے سچائی اور ہدایت کے آفتاب کو پہچاننے میں ہماری مدد کر سکتی ہے!

اَللّٰهُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقاً وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَ أَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے اللہ! تو ہمیں حق کو حق ہی دکھا، اور ہمیں اس کی پیروی نصیب کر۔ اور ہمیں باطل کو باطل ہی دکھا، اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما

(آمین یا ربّ العالمین)